History Geography Landownership

رپورٹ تشخیص مالیہ تحصیل بھاگ ۔ ضلع کچھی

باب اوّل

جغرافیائی حالات

(۱) وجہ تسمیہ: بھاگ ایک قدیمی اور پرانا شہر ہے اور اسی نام سے تحصیل کا نام بھاگ رکھا گیا ہے۔ بھاگ دراصل سندھی اور سرائیکی زبان کا لفظ ہے اس شہر کی اصل آبادی مسلمان اور ہندوؤں پر مشتمل تھی جن کی زبان سندھی اور سرائیکی تھی۔ اس وقت بھی بھاگ شہر میں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔

بھاگ شہر ندی ناڑی کے کنارے پر واقع ہے اور بیشتر رقبہ سیلابہ ہے چونکہ اس سے قبل بارشیں کافی ہوتی تھیں اس لیے بھاگ کا علاقہ ہمیشہ کے لیے آباد ہوتا تھا اور کافی پیداوار ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ ضلع کچھی کا مرکز بھی واقع تھا۔ اور تمام ضلع کچھی کے مردمان کی خرید وفروخت شہر بھاگ میں کی جاتی تھی۔ تخت یا بخت والے کو سرائیکی زبان میں بھاگ یا بھاگیہ کہتے ہیں۔ اس لیے اس شہر کا نام بھاگ مشہور ہوا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک مالدار عورت جو (بھاگو ائی) نام کی تھی۔ علاقہ داجل ضلع ڈیرہ غازیخان سے آکر یہاں آباد ہوئی اور شہر اس کے نام سے موسوم ہوا۔

۲۔ حدود اربعہ: تحصیل بھاگ، ضلع کچھی کے تقریباً وسط میں واقع ہے۔ ڈگری کے لحاظ سے محلِ وقوع ذیل ہے۔

شرقاً ۔ غرباً ۳۰، تقریباً ۱۰ درجہ

شمالاً جنوباً ۱۵ در تقریباً ۲۷ ۸

حدود اربعہ ذیل ہے۔

مشرق میں ۔	سب تحصیل چھتر، تحصیل لہڑی، ضلع کچھی۔
مغرب میں ۔	سب تحصیل میرپور، ضلع قلات و ضلع خضدار۔
جنوب میں ۔	تحصیل گنداواہ ۔ سب تحصیل میرپور ۔ سب تحصیل تمبو ۔ سب تحصیل چھتر ضلع کچھی۔
شمال میں ۔	سب تحصیل بالاناڑی تحصیل ڈھاڈر (علاقہ) سبی۔

اس تحصیل کا کل رقبہ تقریباً ۹۰۸ مربع میل ہے اور سال $\frac{1971}{72}$ کے مطابق کل آبادی ۴۷۵۰ د ۱۲۶ افراد پر مشتمل ہے۔

۳۔ تحصیل بھاگ قدرتی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہے
نمبر ۱۔ پہاڑی علاقہ۔
نمبر ۲۔ میدانی علاقہ۔

۱۔ پہاڑی علاقہ بالکل معمولی ہے جو تحصیل بھاگ کے جانب غرب واقع ہے ان ہی پہاڑوں سے ضلع کچھی اور قلات و ضلع خضدار کی حدود جدا ہوتی ہیں۔ پہاڑوں میں مزروعہ رقبہ نہیں

نہیں ہے۔ البتہ ان پہاڑوں سے جو ندی نالے نکلتے ہیں ان کے پانی سے سیلابہ اراضیات چک تشخیص شوران تحصیل بھاگ کی سیرابی کی جاتی ہے۔ اسی طرح چک تشخیص شوران میں جو آبپاشی اراضیات ہیں ان کے ذرائع آب پاشی بھی انہی پہاڑوں سے ہیں۔ ایسے پہاڑوں کی بلندی جو تحصیل بھاگ میں واقع ہیں سطح سمندر سے زیادہ سے زیادہ ۴۴۲۸ فٹ ہے۔

۲۔ میدانی علاقہ میں بیشتر رقبہ مزروعہ ہے۔ چک تشخیص بھاگ کا سالم رقبہ مزروعہ غیر آبپاش ہے۔۔۔ شہر بھاگ کی بلندی سطح سمندر سے ۳۲۶ فٹ ہے۔ آب و ہوا سخت گرم اور خشک ہے۔ گرمیوں میں شدت کی گرمی پڑتی ہے یہاں تک کہ اندرون تحصیل وہاں کے مقامی باشندے دن کو سفر نہیں کر سکتے بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک رات کو سفر کیا جاتا ہے ماہ نومبر تا ماہ مارچ موسم اچھا رہتا ہے۔ موسم سرما میں شمالی ہوا چلتی ہے جسکو مقامی زبان میں "اتر یا گیمی" کہتے ہیں کبھی کبھی شمال مشرق ہوا بھی چلتی ہے جسکو بگروال کہتے ہیں اور اگر مغربی ہوا چلے تو اس کو اولھو کہتے ہیں۔ مشرقی ہوا بھی چلتی ہے جو مقامی زبان میں اُبھاردا کے نام سے موسوم ہے۔ اتر بہت ہی سرد اور جسم میں چھبنے والی ہوتی ہے۔ موسم گرما میں جنوب کی طرف سے جو ہوا چلتی ہے بہت گرم اور جلا دینے والی ہوتی ہے جس کو مقامی زبان میں "جھولا یا لگھ" کہتے ہیں۔ یہ ہوا اکثر ماہ مئی جون میں چلتی ہے۔ لگھ کے چلنے سے سبزا جل جاتا ہے۔ مال مویشی سخت کمزور اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ شمال مشرق کونہ سے جو ہوا چلتی ہے اس سے موسم میں خنکی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر اس سے بارش ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں عموماً آندھیاں بھی چلتی رہتی ہیں۔

سنوات گذشتہ میں ضلع کچھی میں کئی بار شدید زلزلے آتے رہے ہیں جس میں کافی مکان منہدم ہوئے اور جانی و مالی نقصانات ہوئے خاص کر ۱۸۶۷ء، ۱۹۳۰ء، ۱۹۱۳ء اور ۱۹۲۸ء ۸
میں جو زلزلے آئے ان سے کافی جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔ بعد ازاں کئی بار ہلکے اور درمیانہ درجہ کے زلزلے آتے رہے ہیں لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

انتظامی تقسیم

انتظامی طور پر تحصیل کو تین قانون گو حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے

نمبر شمار	نام حلقہ قانونگو	نام صدر مقام قانونگو
۱	شوران	شوران
۲	بھاگ (صدر)	بھاگ
۳	مخرم	مخرم

اور پھر سالم تحصیل کو نو پٹوار حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے پٹواری حلقہ کے صدر مقام اور پھر جس قانون گو کے ماتحت کام کرے گا کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

نمبر شمار	نام حلقہ قانونگو	نام حلقہ پٹواری	نام صدر مقام پٹواری
۱۔	شوران	شوران	شوران
۲۔	"	سیاپچ	سیاپچ

نمبر شمار	نام حلقہ قانونگو	نام حلقہ پٹواری	نام صدر مقام پٹواری
۳ -	شوران	جھوک	جھوک
۴ -	بھاگ (صدر)	کوٹ غلام علی	کوٹ غلام علی
۵ -	؍؍	بھاگ (صدر)	بھاگ
۶	؍؍	پیر تیا رغازی	پیر تیا رغازی
۷ -	محرم	چھلگری	چھلگری
۸ -	؍؍	محرم	محرم
۹ -		لانڈھی	لانڈھی

حلقہ جات پٹواریان اور قانونگوئیاں حالات موقعہ - فاصلہ جات - مزروعہ رقبہ - تعداد کھاتہ عنبرات خسرہ اور تعداد مالیہ کو مدنظر رکھکر تیار کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی لینڈ ریکارڈ مینول کے فقرہ ۳-۴ کا بھی خیال رکھا گیا ہے - اسں طرح تیاری و تکمیل ریکارڈ بندوبست وصولی مالیہ اور دیگر انتظامی امور میں پٹواری اور قانونگو اچھے معاون ثابت ہو سکیں گے ۔

۴ - چک تشخیص: تحصیل بھاگ میں پہلے چک تشخیص نہیں تھے کیونکہ اسں تحصیل کا یہ پہلا بندوبست ہے چنانچہ علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد ذرائع آبپاشی تجربات اشتمالی کٹوتی جغرافیائی حالات - ذرائع آمدورفت اور حیثیت اراضی کو مدنظر رکھا گیا اور ساتھ کے ساتھ علاقہ کے زمینداران سے بحث مباحثہ کیا گیا اور تحصیل کو دو چک تشخیص میں تقسیم کیا گیا اور بورڈ آف ریونیو بلوچستان کوئٹہ سے بذریعہ چھٹی نمبر ۱۸-۱۷۵۱۸/ریونیو-۷/۱۴۱-۱۸ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء منظوری آچکی ہے ۔

۱ - چک تشخیص شوران

۲ - چک تشخیص بھاگ

چک تشخیص شوران: اسں چک تشخیص میں کل ۷۳ مواضعات ہیں دراصل یہ چک تشخیص سب تحصیل سنی کا ایک حصہ ہے سال ۱۹۶۲ء میں جب تحصیل ڈھاڈر کی پیمائش شروع کی گئی تو یہ طے پایا تھا کہ سب تحصیل سنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اور ایک حصہ جو چیتری اور سنی کے نام سے موسوم ہے تحصیل ڈھاڈر میں شامل کر دیا جائے - دوسرا حصہ جو شوران کے نام سے موسوم ہے تحصیل بھاگ میں شامل کر دیا جائے چنانچہ حصہ چیتری اور سنی کو تحصیل ڈھاڈر میں شامل کر دیا گیا ۔ اسں حصہ میں ۳۴ مواضعات تھے جس میں سے ۲۰ مواضعات کی پیمائش عملہ بندوبست کوئٹہ ڈویژن نے سال ۱۹۵۸ء میں کی ہوئی تھی اسں لیے اسی ریکارڈ بندوبست کو بدستور رکھا گیا اور باقی ۱۴ مواضعات کی پیمائش کیا کر چک تشخیص بولان کے نام سے تحصیل ڈھاڈر میں شامل کر دیا گیا ۔ مالیہ بھی تحصیل ڈھاڈر میں داخل ہونے لگا اسکے ساتھ ہی یہ تجویز کیا گیا تھا کہ نائب تحصیلدار بجائے سنی میں رہنے کے مقام ڈھاڈر میں رہے اور اسں کا صدر مقام (ہیڈکوارٹر) ڈھاڈر ہوگا ۔ دوسرا حصہ جو شوران کے نام سے موسوم ہے کو تحصیل بھاگ کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا اور جب تحصیل بھاگ کی پیمائش کیگئی تو شوران کے علاقہ جس میں ۷۳ مواضعات

ہیں کی پیمائش بھی کرائی گئی اس لیے اس کو علیحدہ چک تشخیص رکھا گیا ہے اس چک تشخیص میں رقبہ کی تفصیل ذیل ہے -

کل رقبہ ۱،۱۱،۱۰۹

مزروعہ	غیر مزروعہ
۶۲۹۸۲	۴۸۱۲۷

آب پاشی	غیر آبپاش
۱۸۲۹	۶۱۱۵۳

اس چک تشخیص میں پٹوار حلقہ شوران - سیاہ پچ اور دھوک شامل ہیں۔ محکمہ بندوبست کی اس تجویز پر کہ سب تحصیل سنی کو توڑ دیا جائے انتظامیہ نے نہیں اپنایا۔ بلکہ سب تحصیل سنی بدستور قائم ہے اور نائب تحصیلدار سنی میں رہتا ہے جو حصہ چلتری سنی شوران کو کنٹرول کرتا ہے۔ چک تشخیص شوران کے آب پاشی رقبہ کی سیرابی چشمہ جات - کاریزات، چاہات کیجاتی ہے - سیاہ آب ملحقہ پہاڑ سے ندی سکھ لیہی میں آیا ہے جوں ہی یہ آب سیاہ پہاڑی علاقہ سے باہر آتا ہے اقوام رند اور لاشاری اس کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں۔ رند اپنے حصہ آب کو علاقہ شوران تحصیل بھاگ میں استعمال کرتے ہیں اور لاشاری گاجان وغیرہ تحصیل گنداواہ کی جانب لے جاتے ہیں۔

غیر آب پاشی رقبہ کی سیرابی ملحقہ پہاڑوں سے آنے والی ندی سے کی جاتی ہے جو سکھ لیہی باگڑ بچی - حضرت ولی کے نام سے موسوم ہے -

چک تشخیص بھاگ: اس چک تشخیص میں کل ۱۴۱ مواضعات ہیں۔ دراصل تحصیل بھاگ اسی کا نام ہے اور سالم تحصیل کو ایک ہی چک تشخیص رکھا گیا ہے -

کیونکہ شوران چک تشخیص جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ دراصل تحصیل سنی کا حصہ ہے اس لیے سب تحصیل سنی کے حصہ شوران کو بھاگ تحصیل کا علیحدہ چک تشخیص تجویز کیا گیا ہے - دراصل بھاگ تحصیل کو علیحدہ چک تشخیص تجویز کیا گیا ہے تاکہ اگر کسی وقت مالیہ کو علیحدہ کرنا مقصود ہو تو چک تشخیص کی صورت میں اس کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ چک تشخیص بھاگ میں پٹوار حلقہ کوٹ غلام علی بھاگ (صدر) پیر تیازی غازی چھلگری - محرم - لانڈھی شامل ہیں - رقبہ کی تفصیل ذیل ہے -

وضاحت کل رقبہ ۳۵۹۹۲۳

رقبہ مزروعہ ۲۹۱۷۸۱ رقبہ غیر مزروعہ ۶۸۱۴۲

آب پاشی ×

غیر آب پاشی ۲۹۱۷۸۱

یہ چک تشخیص سالم میدانی علاقہ کی صورت میں واقع ہے۔ رقبہ سالم غیر آب پاشی ہے - سیرابی کا دارو مدار ندی - ناڑی - ندی لہڑی - پچ - ندی تلی پر ہے - ان ندیوں میں پانی ضلع لورالائی ضلع سبی اور ضلع کچھی کے مشرقی جانب واقع پہاڑوں پر بارشِ باران ہونے سے سیلاب کی صورت میں آتا ہے ندی ناڑی سے پہلے تحصیل سنی پھر تحصیل ڈھاڈر اور پھر سب تحصیل بالاناڑی کی سیرابی ہوتی ہے اس کے

بعدیہ ندی تحصیل بھاگ میں داخل ہوتی ہے جس سے سیرابی کی جاتی ہے۔ ندی لہڑی پہلے اول تحصیل لہڑی میں سیرابی کرتی ہیں اور پھر بالاناڑی سب تحصیل سے گزرتی ہوئی بھاگ میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہی صورت ندی تلی کی ہے جو تحصیل سبی کے علاقہ تلی کی سیرابی کے بعد سب تحصیل بالاناڑی میں داخل ہوتی ہے اور پھر تحصیل بھاگ میں پہنچتی ہے۔ غیر آب پاشی اراضیات کی سیرابی ندیوں میں گنڈھاجات تیار کرکے جا کر کیجاتی ہے۔ اراضیات زرخیز ہیں خاص کر جوار اور سرشف جانبہ کی فصلات اچھی ہوتی ہیں اس چیک تحصیل میں آبنوشی کی سخت تکلیف رہتی ہے۔ سیلاب کے پانی کو تالابوں میں جمع کیا جاتا ہے اور سارا سال تالاب کا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ سال مویشی بھی انہی تالاب سے پانی پیتے ہیں۔

۵۔ اقسام اراضی سال ۱۹۶۳ء میں جب قلات ڈویژن کا پہلا بندوبست شروع ہوا تو ضرورت اس امر کی پیش آئی کہ اقسام اراضی کیا رکھی جائیں کیونکہ اس سے قبل باقاعدہ اقسام اراضی کا اندراج ریکارڈ تحصیلات میں نہیں تھا چنانچہ مہتمم بندوبست صاحب نے علاقہ کا دورہ کیا۔ مالکان اراضی۔ کاشتکاران اور معتبرین علاقہ سے مشورہ کیا اور مختلف علاقہ اور تحصیلوں کی مختلف زبانوں کا خیال رکھتے ہوئے ذیل اقسام تجویز کیں۔

۱۔ مزروعہ — الف۔ آب پاشی:
- (۱) باغیچہ انگوری
- ۲۔ باغیچہ سردرختی
- ۳۔ نہری
- ۴۔ آبی
- ۵۔ آبی مستعار
- ۶۔ چاہی
- ۷۔ چاہی مستعار

ب۔ غیر آب پاشی:
- ۸۔ سیلابہ (رودکوہی)
- ۹۔ خشکابہ (بارانی)

۲۔ غیر مزروعہ:
- ۱۔ بنجر جدید
- ۲۔ بنجر قدیم
- ۳۔ چھن
- ۴۔ غیر ممکن

جیساکہ ظاہر ہے دراصل اراضیات کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔ نمبر ۱۔ مزروعہ نمبر ۲ غیر مزروعہ لیکن یہ ہر دو بڑی اقسام اندرونی طور پر ذیلی اقسام میں منقسم ہیں۔

بوقت پیمائش تحصیل بھاگ میں جو اقسام اراضی موقعہ پر تصدیق ہوئیں ہیں ذیل ہیں۔ باغیچہ سردرختی آبی۔ آبی مستعار۔ چاہی۔ سیلابہ (رودکوہی) خشکابہ (بارانی) اور بنجر جدید بنجر قدیم۔ غیر ممکن ہیں۔

ذیل میں ہر قسم اراضی کی مختصر تعریف کی جاتی ہے۔

(دوسری طرف)

مزروعہ - آب پاشی - باغیچہ مردرختی - ایسی اراضیات جس میں پھل دار درخت لگائے گئے ہوں اور اس کے گرد چار دیواری یا باڑ لگوائی گئی ہو اور درختوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ سو درخت فی ایکڑ ہو۔

آبی - ایسی اراضیات ہیں جو کاریز چشمہ وغیرہ جیسے مستقل ذریعہ آب پاشی سے سیراب ہوتی ہوں۔

آبی مستعار - وہ اراضیات ہیں جن کا اپنا کوئی مستقل ذریعہ آب نہ ہو بلکہ اس کے لیے کسی دوسرے موضع سے پانی قیمتاً یا حصہ پیداوار یا اجارہ پر حاصل کر کے سیرابی کی جائے۔

چاہی - وہ اراضیات ہیں جن کی سیرابی صرف چاہات سے کی جاتی ہو۔

غیر آب پاشی سیلابہ (رودکوہی) ایسی اراضیات جن پر باقاعدہ لٹھ بندی کی گئی ہو اور بارش و باران کے وقت پہاڑی ندی نالوں سے سیلاب کی صورت میں آنے والے پانی سے ان کی سیرابی کی جاتی ہو۔

خشکابہ - ایسی اراضیات جنکی سیرابی کا دارو مدار صرف بارش پر ہو۔ لٹھ بندی وغیرہ نہ ہو ایسی اراضیات عام طور پر نرم ہوتی ہیں اور بارش ہونے پر پانی انہیں جذب ہوتا ہے جس پر کاشت کی جاتی ہے

غیر مزروعہ - بنجر جدید - وہ اراضیات جو متواتر بارہ فصلات سے غیر آباد چلی آرہی ہوں اور آئندہ فصل کے لیئے بھی کوئی تردد نہ کیا گیا ہو۔

بنجر قدیم - وہ اراضیات ہیں جو متواتر بارہ سال زائد فصلات کے عرصہ سے غیر آباد پڑی ہوئی ہوں اور آئندہ کے لیے اس میں کوئی تردد نہ کیا گیا ہو۔

غیر ممکن - ایسی اراضیات جس میں کاشت کرنا یا کاشت کے قابل بنانا ناممکن ہو جیسے پہاڑ - آبادی دیہہ سڑک وغیرہ۔

۶ - بارش تحصیل بھاگ میں زیادہ بارشیں ماہ جولائی و اگست میں ہوتی ہیں - ویسے موسم سرما میں بھی ہو جاتی ہیں - بارش باران کے صحیح اور مکمل اعداد تحصیل کے ریکارڈ سے دستیاب نہیں ہوئے - جسقدر اعداد دستیاب ہوئے ہیں ان کو ضمیمہ نمبر ا میں ظاہر کیا گیا ہے (خلاصہ ذیل ہے)

(دوسری طرف ملاحظہ فرمائیں)

تفصیل	ربیع							خریف							
	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	میزان	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	میزان	میزان کل
مقدار بارش باران بارہ سال	۳٫۶۷۵	۵٫۳۰۲	۵٫۶۳۹	۶٫۲۸۵	۶٫۶۷	۷٫۶۱	۱۵۶۷۱	۱۰٫۵۶	۱۵٫۵۹	۱۰٫۶۹	/	۱۳٫۶۵۳	۸٫۶۲۳	۲۵۶۷۵۰	۴۱۶۲۱
اوسط	۰٫۳۶۴	۰٫۴۲۰	۰٫۴۶۹	۰٫۵۲۴	۰٫۵۶۲	۰٫۴۶۶	۱۶۳۱	۰٫۵۶۹	۰٫۶۶۱	۰٫۵۶۹	۰	۱٫۱۶۳	۰٫۶۶۳	۲٫۱۴	۳٫۴۶۹

تحصیل سے دستیاب شدہ اعداد صحیح معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ اعداد کے مطابق سالانہ اوسط ۳٫۴۳ انچ ہے لیکن اس علاقہ میں اس قدر بارشیں نہیں آتی اور پھر اس علاقہ کو زیادہ تر ضلع سبّی اور لورالائی کے پہاڑوں پر بارشیں ہونے سے فائدہ پہنچتا ہے اور چک تشخیص شوران کی ضلع قلات اور ضلع غضدار کے پہاڑی علاقہ پر بارشیں ہونے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

باب دوئم

حصول ملکیت وطریق بستگی مالیہ

۷۔ حصول ملکیت سب سے قدیم اور مصدقہ تاریخ جو ہمیں دستیاب ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ چچھ جو سندھ کا بادشاہ تھا اپنے دارالخلافہ اربیل (موجودہ بیلہ) سے روانہ ہو کر جھالاوان سے ہوتا ہوا گنداواہ ۔ بھاگ پہنچا۔ بھاگ اس زمانہ میں ایک مشہور شہر تھا اور دھن و دولت کے لحاظ سے بھی مالامال تھا اس لیے بادشاہ کو کافی مال و دولت ہاتھ لگا۔

خلیفہ عبدالمالک نے ۶۸۳ء تا ۷۰۵ء گنداواہ ۔ بھاگ پر عربوں کے بہت حملے کرائے مگر محمد بن قاسم کا حملہ اور قبضہ خوب بااثر اور نہایت کامیاب رہا۔

آل الیتخری (ALISTAKHRI) اور ابن ماؤکل (IBNEMOKAL) کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس علاقہ میں عربوں کی اہم چھاؤنی رہی ہے۔ سابقہ پرانے حکمرانوں کے بعد یہ علاقہ عربوں کی حکمرانی میں ۱۰۲۵ء تک رہا۔ اور اس کے بعد غزنوی اور پھر غوری خاندان کے تصرف میں آیا ۔۔۔
۱۰۵۴ء میں سومرا اور سلو مرا کے بعد ۱۵۳۱ء سے ۱۵۲۱ء تک ساماڈن (SAMMA) کی حکمرانی میں رہا جب ساماڈن کمزور ہوئے تو یہ علاقہ مغلیہ خاندان کی بادشاہت کے زیر آگیا۔ اٹھارویں

صدی کے شروع میں جب مغل کمزور پڑ گئے تو کلہوڑوں کی حکمرانی قائم ہوئی ۱۷۳۰ء میں میر عبداللہ خان بمعہ براہوی لشکر کے درہ بولان سے علاقہ کچھی پر حملہ آور ہوا۔ ڈھاڈر کو فتح کرنے کے بعد آگے بڑھا تو کلہوڑہ کے نائب نور محمد نے اطلاع پا کر گنداواہ سے اپنی ساری فوج اور طاقت سے میر عبداللہ خان پر حملہ آور ہوا۔ جام درہ بہٹر کے مقام پر موجود ہ سنی کے نزدیک واقع ہے۔ مڈ بھیڑ ہوئی خان بمعہ اپنے براہوی لشکر کے دلیر انہ مقابلہ کرتا رہا۔ چونکہ کلہوڑوں کی فوجی طاقت اسباب جنگ بہت ہی زیادہ اور بہتر تھے۔ اس لیے میر عبداللہ خان کو شکست ہوئی اور میر عبداللہ خان بمعہ دیگر براہوی لشکر کے کافی ہمراہیان کے مارا گیا ۱۷۳۹ء میں جب نادر شاہ نے دہلی کو فتح کیا تو سندھ کو بھی اپنی حکمرانی میں لے آیا لیکن نور محمد کلہوڑہ نے بغاوت کر دی اور جنگ پر آمادہ ہوا مگر شکست کھا کر فرار ہو گیا جو بعد ازاں گرفتار کیا جا کر نادر شاہ کے پیش کیا گیا تو نادر شاہ نے نور محمد کلہوڑہ کو رہا کر دیا مگر علاقہ کچھی جو ان بھائی محبت خان قلات کے حوالہ کر دیا سال ۱۷۴۰ء میں خان نے یہ اراضیات اپنے قبضے میں لینے کے بعد براہوی قوم میں تقسیم کر دیں اور زیادہ حصہ اپنے قبضہ میں رکھا بعد ازاں بھی خان آف قلات وقتاً فوقتاً اراضیات مردان براہوی - بلوچ اور دیگر اقوام کو عطیات کی صورت میں دیتا رہا ہے اور اب تک براہوی اور بلوچ اقوام ان مواضعات پر حیثیت مالک تا بعض متصرف ہیں ایسے عطیات کے لیے خان قلات کی فرمانداری شرط تھی ہر قبیلہ بوقت ضرورت مسلح افراد خان قلات کو مہیا کرتا تھا جس کو غنم یا لشکر گیری کے نام سے یاد کیا جاتا تھا یہ لشکر بطریق ذیل مقرر تھا۔

۱۔ **دستہ خاص**۔ یہ دستہ مختلف قبائل افراد پر مشتمل تھا۔ شہر قلات میں صرف خان اعظم کے لیے مخصوص ہوا کرتا تھا۔ جو خود خان یا اس کے وزیر اعظم کی زیر کمان رہتا۔ امن کی حالت میں اس دستہ کی تعداد ۱۲۰۰ افراد پر مشتمل ہوتی تھی جو مختلف اقوام سے مقررہ تعداد میں لیے جاتے تھے۔ جنگ کی صورت میں ان کی تعداد ہزاروں تک بڑھا دی جاتی۔ اس دستہ کی تعداد بتفصیل ذیل ہوتی۔

۱۔ ذگر مینگل	۱۰۰۰	۷۔ ڈیہہ جاتی	۲۰۰۰	۱۳۔ قلندرانی	۱۰۰
۲۔ لاسی	۱۰۰۰	۸۔ مکرانی	۱۰۰۰	۱۴۔ سمالانی	۲۰۰
۳۔ خارانی	۱۰۰۰	۹۔ میروانی	۳۰۰	۱۵۔ رودینی	۲۰۰
۴۔ سنجرانی	۱۰۰۰	۱۰۔ قمبرانی	۵۰	۱۶۔ دیہوار قلات	۶۰
۵۔ مری	۱۰۰۰	۱۱۔ امتازئی	۵۰	۱۷۔ دیہوار مستونگ	۶۰
۶۔ بگٹی	۱۰۰۰	۱۲۔ گمرگناڑی	۱۰۰	۱۸۔ جمالی	۳۰۰
				۱۹۔ جاٹ	۲۰۰

جنگ کی صورت میں سپلائی خبر رسانی اور کیمپ وغیرہ سے متعلق انتظامات دیہوار اور جاٹ قوم کے سپرد ہوتے تھے۔ سادات کو سرکاری ملازمت میں احتراماً نہیں لیا جاتا تھا۔ سادات صرف دعا گو کے لیے تھے۔ یا کسی قبیلہ کے افراد کے درمیان کوئی تنازعہ ہو جاتا تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیتے

۲۔ **دستہ دوئم** (سراوانی لشکر) اس دستہ سراوانی لشکر کا میر لشکر رئیسانی ہوتا تھا (جو ترین پٹھان سے تعلق رکھتا ہے) اور سردار رئیسانی خود اس دستہ کی کمان کرتا تھا۔ بوقت جنگ اس دستہ کی تعداد ذیل ہوتی تھی۔

(دوسری طرف)

۱۔ رئیسانی ۳۰۰	۴۔ کرد ۵۰۰	۷۔ لہڑی ۳۰۰
۲۔ شاہوانی ۸۰۰	۵۔ محمد شہی ۳۰۰	۸۔ لانگو ۵۰۰
۳۔ بنگلزئی ۵۰۰	۶۔ سرپرہ ۳۰۰	۹۔ رند ۸۰۰

۳۔ دستہ بوتم (جھالاوانی لشکر) اس دستہ بوتم کا میرِ لشکر سردار زرکزائی ہوا کرتا تھا جو جھالاوان قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اس دستہ میں مندرجہ ذیل جھالاوانی قبائل اور چند دیگر بلوچ قبائل شامل ہوتے تھے۔ جنگ کے وقت اس دستہ کی تعداد ذیل ہوتی تھی۔

۱۔ زہری ۸۰۰	۵۔ بزنجو ۳۰	۹۔ قلندرانی ۱۰۰
۲۔ مینگل ۱۰۰۰	۶۔ پنجاری ۱۰۰	۱۰۔ باجوئی ۱۰۰
۳۔ محمد حسنی ۸۰۰	۷۔ تیپرانی ۱۰۰	۱۱۔ ساجدی ۱۰۰
۴۔ مگسی، دینارزائی، لاشاری ۸۰۰	۸۔ جتک ۱۰۰	

یہی وجہ ہے کہ ضلع کچھی کی تحصیلوں میں مندرجہ بالا اقوام سے اکثر اب تک بحیثیت مالک قابض و متصرف ہیں اور ان کو اراضیات خون بہا کے عوض اور خدمات کے صلہ میں لیطور مالک عطا کی گئی تھیں اس لیے وہ مالک قرار پائے۔

۴۔ مالیہ کی ابتدائی تاریخ

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ حقیقت روز روشن ہے کہ سب سے اول حقوق ملکیت کاشت اور وصولی مالیہ کا عمل حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ دوئم نے اپنے دور حکومت میں رائج فرمایا اور زمینیات کے نقشہ جات بھی تیار کرائے اس لیے بندوبست کے بانی اعلیٰ خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضؓ تصور کیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں شہنشاہ اکبر کے زمانے میں برصغیر میں حقیقت کو باقاعدگی دی گئی اور بندوبست کے لیے باقاعدہ سامان پیمائش تیار کر دیا گیا اور ملکیت وغیرہ کے متعلق باقاعدہ ریکارڈ تیار کرایا گیا اس کام کی نگرانی ہندو قوم کے ایک شخص ٹوڈر مل نے کی اور اراضیات نقشہ جات تیار کرا کر حقوق کی حفاظت کرائی اور ہر شخص کو ادائیگی مالیہ کا ذمہ دار ٹھہرایا اس لیے ٹوڈر مل بندوبست کا بانی کہلاتا ہے لیکن اس کو ثانی تصور کرنا چاہیے۔ طریقہ بندوبست معمولی کمی بیشی کیساتھ اب تک جاری ہے۔ ریاست قلات میں جس میں تحصیل بھاگ بھی شامل تھی نصیر خان اول نے ریونیو اور انتظامیہ کو باقاعدگی دینے کے لیے اپنے مقبوضہ علاقہ کو سب ڈویژن اور پھر سب ڈویژن کو تحصیلوں میں تقسیم کیا۔ سب ڈویژنل آفیسر کو ناظم الحکومت اور تحصیل کے انچارج کو مستوفی کہتے تھے۔ سابقہ ضلع کچھی ایک سب ڈویژن تھا اور ناظم الحکومت (اسسٹنٹ کمشنر) کا ہیڈ کوارٹر بھاگ میں تھا۔ اب ضلع کچھی کو چار سب ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور کچھ جو پہلے ضلع کچھی کا حصہ نہیں تھا۔ ضلع سبی سے ضلع کچھی میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کے ساتھ پانچ سب ڈویژن بھاگ بدستور سب ڈویژن ہے۔

مالیہ کی باقاعدگی کے لیے ایک رجسٹر شرح ٹبائی تیار کرایا گیا جس میں حقوق۔ ملکیت کاشت

شرح بٹائی جوبات کا ذکر تھا۔ اسی رجسٹر کی دو نقول تیار کرائی گئی تھیں۔ ایک ہر تحصیل جو اس وقت نیابت کہلاتے تھے میں بھجوائی گئی اور ایک دربار خان آف قلات میں رکھی گئی تاکہ اس میں کوئی شخص غلط طور پر رد و بدل نہ کر سکے۔ نیز اگر کسی عدالتی فیصلہ یا حکومت وقت کے کسی حکم کے تحت کوئی رد و بدل کیا جانا مقصود ہوتا تو اس کے لیے احکام جاری کیے جاتے تھے اور ایسے احکام کا باقاعدہ رجسٹر شرح بٹائی میں اندراج کیا جاتا اور اندراج کنندہ آفیسر مقابلہ کرنے کے بعد رجسٹر شرح بٹائی میں مہر ثبت کر کے اپنے دستخط کرتا۔ یہ رجسٹرات ابھی تک تحصیلوں میں موجود ہیں جن کے حقوق ملکیت کاشت جوبات ملکیت سرکار اور شرح بٹائی کے لیے پوری رہنمائی ہوتی ہے۔ کافی مواضعات غیر مالیہ دیہہ تھے جو انعام کے نام سے موسوم تھے اور ایسے مواضعات جن سے مالیہ وصول کیا جاتا تھا سرکاری کہلاتے تھے۔ شرح بٹائی رجسٹر کا نمونہ (پیرو فارما) ضمیمہ نمبر ۲ میں ملاحظہ ہو۔ اس رجسٹر میں اندراجات کے لیے خانہ جات حسب ضرورت مختلف تحصیلوں کے لیے معمولی کمی بیشی کے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔

<u>۹۔ مالیہ کی موجودہ تاریخ</u> سال ۱۹۶۵ء سے حکومت عالیہ مغربی پاکستان کی چٹھی نمبر ایس۔ آر ۴۷۵/۱۵/۶۵ ۲۹۹۵ مورخہ ۶/۷/۶۵ مالیہ جنس کی بجائے نقدی میں لیبت ہونے لگا۔ اور یہ ہدایت ہوئی کہ کاشتہ رقبہ پر تحصیل سبی کی منظور شدہ شرح فی ایکڑ سے مالیہ لیبت کیا جایا کرے۔ چنانچہ تحصیل بھاگ میں اس کا عمل سال ۱۹۶۵ء سے لیا گیا اور کاشتہ رقبہ جو بعد گرداوری پٹواریان مہیا کرتے ہیں اس پر مقررہ شرح فی ایکڑ تحصیل سبی سے مالیہ لیبت کر دیا جاتا ہے۔ شرح فی ایکڑ ذیل ہے۔

۱۔ باغیچہ سبزی ترکاری فی ایکڑ		-/۱۰ روپے
۲۔ آبی ہر جنس فی ایکڑ		۳/۳۶ روپے
۳۔ سیلابہ (رود کوہی) ہر جنس	فی ایکڑ	۱/۵۱ روپے
۴۔ خشکابہ (بارانی) ہر جنس	فی ایکڑ	-/۲۴ روپے

چونکہ تحصیل بھاگ میں صرف چار پٹواری ہیں اور تحصیل کا مزروعہ رقبہ ۳۵۴۲۳ ایکڑ ہے جو تقریباً ۴۵ میل کی لمبائی میں واقع ہے چار پٹواریان اس قدر وسیع رقبہ کی گرداوری کسی صورت میں صحیح طور پر نہیں کر سکتے اس لیے بوقت گرداوری کسی کھیت کے ایک کنارے پر کھڑے ہو کر رقبہ کاشتہ کا اندازہ کر لیتا ہے اور ایسے کاشتہ رقبہ کی ایک فہرست تیار کر لیتا ہے۔ حتیٰ کہ موضع کی گرداوری اسی طرح ختم کرتا ہے۔ پٹواری کی اس گرداوری کی پڑتال کے لیے قانونگو نہیں ہے۔ حالانکہ قانون گو پٹواری کے کام کا سو فیصد ذمہ دار ہوتا ہے۔ پٹواری جب اپنے حلقہ کی گرداوری ختم کر لیتا ہے تو کاشتہ رقبہ پر [illegible] شرح سے مالیہ قائم کر کے فہرست ریونیو آفیسر کو پیش کر دیتا ہے۔ ریونیو آفیسر جو عام طور پر نیم تربیت کے تربیت یافتہ نہیں ہوتے گرداوری کی پڑتال کے لیے باہر جانا باعث تکلیف سمجھتے ہیں۔ اور پٹواری کے تیار کردہ کاغذات کی معمولی ضرب پڑتال کر کے کاغذات برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ کاغذات ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع کے پاس برائے منظوری پہنچتے ہیں

تو وہاں پر صدر قانون گو کی آسامی ابھی تک منظور نہیں کی گئی ہے ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے تمام ریونیو کے کام کی پڑتال کرتا ہے۔ صرف کسی ریونیو کلرک کے حوالہ کاغذات کر دیئے جاتے ہیں جو گرداوری وغیرہ کے کام سے ناواقف ہوتا ہے لہذا صرف ضرب و تقسیم کی پڑتال کر کے کاغذات بمراد منظوری پیش کر دیتا ہے اور منظور ہو کر واپس تحصیل میں بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ کاغذات واپس وصول ہونے پر محاسب تحصیل کے رجسٹرات میں اندراج کر دیتا ہے ان رجسٹرات کی پڑتال بھی صدر قانونگو نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کی جا سکتی چونکہ کاشتہ رقبہ اندازاً دیا جاتا ہے اس لیے یہ توقع رکھنا کہ مالیہ صحیح لیست ہو رہا ہے یا اسکی وصولی اور ادخال تحصیل صحیح طور پر ہو رہا ہے خام خیالی ہوگا ایسی صورت میں پٹواری اور زمیندار کا گٹھ جوڑ رہتا ہے۔ زمینداران ناجائز ذرائع استعمال کر کے کاشتہ رقبہ کی تعداد کم کرا دیتے ہیں جس سے مالیہ کم لیست ہوتا ہے اور اگر پٹواری کسی زمیندار سے کسی بنا پر ناراض ہو جائے یا کوئی زمیندار کسی پٹواری کی خدمت سے قاصر ہے تو کاشتہ رقبہ زیادہ دکھا کر مالیہ زیادہ لیست کر دیا جاتا ہے۔ الغرض ایسی صورت میں زمیندار عملہ مال کے رحم و کرم پر ہے سال ۱۹۶۰ء سے قبل تحصیل بھاگ کا مالیہ جنس کی صورت میں لیست کیا جاتا تھا جس کے دو طریقے تھے

ا۔ تشخیص (دانہ بندی)

۲۔ بٹائی

ا۔ تشخیص کا عمل تحصیل بھاگ میں بہت کم صورت میں کیا جاتا تھا۔ تشخیص کے لیے یہ طریقہ تھا کہ جب فصلات پختہ ہو جاتیں تو ریونیو آفیسر پٹواری حلقہ کو ساتھ لے کر موقعہ پر جاتا۔ دو لا تعلق منصف بھی ساتھ رکھے جاتے۔ یہ منصف باقاعدہ منظور شدہ ہوتے۔ منصفان کی مدد سے ایستادہ فصلات کی گشت کر کے کل پیداوار کا اندازہ لگایا جاتا جس کو ہر دو راکھتے تھے اور پھر کل پیداوار سے شرح بٹائی کے مطابق حصہ سرکار یعنی مالیہ کا تعین کیا جاتا۔ اسی طرح کھیت بہ کھیت گشت کی جاتی اور مالیہ کا تعین کیا جاتا۔ اس کی ایک فہرست تیار کی جاتی جس میں اسم وار مالیہ جنس کی صورت میں درج ہوتا اس فہرست کو فرد دانہ بندی کہتے ہیں کسی موضع کی دانہ بندی مکمل ہونے پر ایک اقرارنامہ تشخیص تیار کیا جاتا جس پر رئیس موضع کے دستخط کیے جاتے تھے اور منصفان بھی اس پر دستخط کرتے تھے نیز پٹواری اور محاسب بھی دستخط کرتے تھے جن کے دستخطوں سے یہ تصدیق ہوتی تھی کہ پٹواری نے سال گذشتہ کے اعداد رقبہ اور مطالبہ درست طور پر دیئے ہیں اور اپنے رجسٹر تشخیص میں اندراج کر لیا ہے۔ محاسب کے دستخط سے ظاہر ہوتا تھا کہ فلاں تاریخ کو اس کے بعد منظوری اقرارنامہ تشخیص موصول ہوئے ہیں اور فلاں تاریخ کو اس نے اپنے رجسٹر آئین اندراج کر لیا ہے۔ جب کسی پٹواری کے حلقہ کی دانہ بندی ختم ہو جاتی تو اقرارنامہ تشخیص بمراد منظوری افسران بالا کو بھجوا دیئے جاتے یہ بھی ضروری تھا کہ فرد دانہ بندی کی نقل رئیس موضع کو دی جاتی تاکہ بعد ازاں اس میں کوئی رد و بدل نہ کیا جا سکے چنانچہ یہ عمل تحصیل کی دانہ بندی کے ختم ہونے تک کیا جاتا۔

۲۔ بٹائی۔ تحصیل بھاگ میں زیادہ تر بٹائی کا عمل کیا جاتا تھا اس کے لیے یہ طریقہ رائج تھا کہ جب فصلات پختہ ہو جاتیں تو فصلات کی نگرانی کے لیے ملازمان مقرر کیے جاتے اور جو ملازم رکھے جاتے تھے جنکو کراوہ کہتے تھے۔ ایسے ملازمین کو صرف سات روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاتی تھی یہ عام طور پر ایک موضع کے لیے ایک مقرر کیا جاتا۔ فصلات کا درو شروع ہونے سے قبل کراوہ

ایک خاص مقام پر لمبی چوڑی باڑ لگائی جس کا راستہ صرف ایک طرف سے رکھا جاتا اور اس کے لیے ایک چوکیدار بھی مقرر کیا جاتا۔ ایسا چوکیدار مقامی زبان میں "ٹوہر" کہلاتا تھا۔ فصلات کی درو شروع ہو جاتی اور تمام فصلات درو کیے جا کر حفاظت کے ساتھ اس باڑ کے اندر رکھوا لیے جاتے ہر مالک یا کاشتکار اپنی ڈھیری علیحدہ رکھتا حتیٰ کہ تمام فصلات درو ہو کر خرمن پر جمع ہو جاتیں۔ جب یہ فصلات خشک ہو جاتی تو گاہ کر صاف کیا جاتا جب کسی موضع کے سالم خرمن گاہ کا غلہ صاف ہو جاتا تو ریونیو آفیسر کو اطلاع دی جاتی اور وہ موقع پر پہنچ کر ہر زمیندار سے مقررہ شرح بٹائی کے مطابق حصہ پیداوار موصول کر لیتا اور اس طرح ساتھ کے ساتھ کل پیداوار اور حصہ سرکار کی ایک فہرست تیار کی جاتی۔ ایسے موقع پر وزن کرنے والا شخص موجود ہوتا جو عام طور پر ہندو قوم سے رکھا جاتا تھا ایسے شخص کو مقامی زبان میں "دھڑوائی" کہتے تھے۔ مقامی زبان میں دھڑہ وزن کو کہتے ہیں۔ اس طرح یہ غلہ بوریوں میں بھرا جاتا اور ایسے ٹھیکیدار کے حوالہ کر دیا جاتا جس کو صرف ڈھلائی کا ٹھیکہ دیا گیا ہوتا وہ ٹھیکیدار غلہ سرکاری گوداموں تک پہنچاتا۔ چنانچہ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا جب تک کہ کسی موضع یا کسی تحصیل کی سالم پیداوار کا حصہ وصول کر لیا جاتا۔ غلہ وصول ہو جانے کی صورت میں بھی اسوار فہرست اور افراد نامہ کی تکمیل کی جاتی اور منظوری کے لیے افسران بالا کی خدمت میں بھجوائی جاتی۔

بٹائی یا تشخیص کی صورت میں اگر سرکار عالیہ کو اجناس کی ضرورت ہوتی تو اجناس کو استعمال میں لایا جاتا۔ بصورت دیگران اجناس کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر دیا جاتا اور سب سے زیادہ بولی دینے والے کے حق میں منظوری حاصل کی جاتی اور بولی دہندہ کے حق میں منظوری اُن پر اس سے رقم وصول ہو کر سرکاری خزانہ میں داخل کر دی جاتی۔ بٹائی کی صورت میں سرکاری گوداموں سے غلہ ٹھیکیدار کے حوالے کر دیا جاتا اور دانہ بندی کی صورت ملازمان لیویز اور پٹواری کی امداد سے غلہ زمینداران سے وصول کرایا جا کر ٹھیکیدار کے حوالہ کیا جاتا اور بعض اوقات ٹھیکیدار کچھ منافع کے ساتھ اجناس مالکان پر فروخت کر دیتا اور رقم وصول کر لیتا ان ہر دو صورتوں میں غبن کا احتمال رہتا بلکہ نگرانی کرنے والے ملازمین جن کو صرف /۷ روپے ماہوار تنخواہ دی جاتی تھی زمینداران سے ساز باز کرتے اور پیداوار کو خُرد برُد کر جاتے اسی طرح پٹوار، ریونیو آفیسر، ٹھیکیدار اور ملازمین لیویز سب آپس میں شامل ہوتے جس سے مالیہ کی تشخیص اور وصولی کی صورت میں صحیح نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ یہ سلسلہ تو حکومت عالیہ نے سال ۱۹۵۵ء سے قبل تک رائج رکھا اور پھر ختم کر دیا۔ جیسا کہ اس سے قبل ذکر آچکا ہے اب مالکان اراضی اس طریقہ سے بھی نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں جو کہ اس وقت تک رائج ہے یعنی کاشتہ رقبہ پر اسی کی شرح سے جو مالیہ لبست ہو رہا ہے۔ چونکہ تحصیل بھاگ ہی نہیں بلکہ ضلع کچھی اور بلوچستان کے عوام اور زمینداران اتنقدر تعلیم یافتہ نہیں ہیں کہ وہ مالیہ کے حسابات کو سمجھ سکیں خاص کر پٹواری کے کاغذات اور دیگر اندراجات بالکل نابلد ہیں اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ مالیہ کے لیے ایسا طریقہ رائج کیا جائے کہ جس سے ہر زمیندار کو یہ علم ہو کہ اس کو سالانہ کس قدر مالیہ ادا کرنا ہے تاکہ اعمال ریونیو کی زیر دستی سے نجات حاصل کر سکیں۔

کل پیداوار کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے مالک اراضی حقوق مالکانہ (لگان) پہنچاتا ہے اور کاشتکار حصہ محنتانہ لیے جاتا ہے اس سے قبل مالیہ بذمہ کاشتکاران تھا یا مالکان اور کاشتکاران مطابق حصص لگان ادا کرتے تھے مگر اب حکومت عالیہ کے اعلان کے مطابق مالیہ بذمہ مالکان اراضی ہے۔ معین۔ اور مزدوران درو فصلات کو مزدوری مشترکہ ڈھیری سے دی جاتی ہے۔ معین آلات اور اوزار کت و رزی مہیا کرتے

ہیں اور شادی یا خدانخواستہ غمی کی صورت میں خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں معین ہیں۔ ترکھان لوہار نائی وغیرہ شامل ہیں۔

۱۰۔ جاگیریں اور معافیات، موجودہ وقت میں جب سے مالیہ کاشتہ رقبہ پر تحصیل یسی کی شرح سے وصول ہونے لگا ہے یعنی سال سنہ ۱۹۶۵ء سے تمام اراضیات مالیہ دیہہ ہیں سال سنہ ۱۹۶۵ء سے قبل کچھ اراضیات مالیہ سے مستثنیٰ تھیں جو کہ انعام کے نام سے موسوم تھیں جاگیرات بالکل نہیں تھیں اس وقت کوئی جاگیر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی معافیات ہیں۔ تمام رقبہ خواہ وہ ملکیتی رعیت ہے یا ملکیت سرکار سالم مزروعہ رقبہ زیر مالیہ ہے اور اب بھی سالم رقبہ مزروعہ کو مالیہ دیہہ تصور کیا جائے گا۔